R.M.C. SAS.

Name - Prof. S.K. Jabeen.

B.A. I. Urdu.

Topic . Rasikh.

راسخ کی شاعری

Rasikh Ki Sahri

راسخ کی شخصیت بھی عجیب ہی ہے۔ راسخ کا نام شیخ غلام علی تھا۔ وہ ایک فقیر منش انسان تھے۔ عجیب تضاد ان کے ضمن میں یہ ہے کہ نہ تو ان کی جائے پیدائش کا صحیح پتہ ہے۔ اور جائے مدفن کا کوئی نوری گنبد بتاتا ہے کوئی عام قبرستان، پٹنہ میں تو کوئی شاہ ارزانی کے یہاں تو کوئی شاہ باقر کی تکیہ کا حوالہ پیش کرتا ہے۔ آپ خاص علم نجوم میں ماہر تھے۔

بخت کی میرے شور ساتھی گئے حضرت مغفور وہ شیخ بلند

تھے بزرگوں میں میرے ذی اقتدار۔ بادشاہوں کو سبب افتخار

مملکت ہند میں تھی ان کی دھوم۔ افضل حق اکمل علم نجوم

میں دراصل شہادت کے بعد ان کے خاندان کو بالکل نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ وہ میانہ قد گندمی رنگ تھے۔ کبھی صندلی کبھی شجری کرتے پہنتے تھے۔ اکثر کاصدار ٹوپی ایک طرف جھکی ہوئی زیب سر رہتی تھی۔

سید سلیمان ندوی راسخ کے متعلق لکھتے ہیں۔ دلی علم مرکز کے قدیم سخنوروں ایسے بزرگوں کے نام ملتے ہیں۔ جو ولی، دکنی، میر، سودا، مرزا مظہر اور خواجہ میر درد کے ہم پلہ تھے۔ اور شیخ غلام راسخ وغیرہ ایسے سخنور یہاں گزرے ہیں۔ جن کی کوششوں اور کاوشوں سے اردو زبان نے ترقی پائی۔

راسخ نے میر کے کلام سے غائبانہ فیض حاصل کیا۔ اور میر ہی کا رنگ ان کے مزاج میں رس بس گیا وہی سادگی وہی فقیرانہ صداقت سوز و حزن، یاس، ہر جگہ جھنکتی وہی رونا، رولانا، وہی مایوسی اور بے دلی جو میر کے کلام میں غائبانہ کے اجزائے خصوصی ہیں۔ لیکن راسخ کے یہاں خواجہ میر درد کی طرح تصوف کا رنگ غالب ہے۔

Scanned with CamScanner

داغ کے یہاں تخیل کا عنصر زیادہ ہے داغ کے دور تک کی شاعری یا ان
کی حیات پر کوئی بصیرت افروز تصنیف نہیں پیش کی۔ ان کے شاعرانہ
کمالات اہلِ نظر سے پنہاں ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ
داغ نے اردو شاعری کے دامن کو ندرتِ بیان وسعتِ تخیل و عمیق نظر
نگاہ کے ذریعے نئے نئے گوشوں اور زاویوں سے روشناس کرایا۔ اردو
شاعری کے شاہراہ اور پر شمع روشن کرنے میں داغ کی مساعی جمیلہ میر
درد اور سودا سے کم نہیں ہیں ان کی شاعری اپنے دامن میں فصاحت و بلاغت
کے ہزار روپ دکھاتی ہے۔

داغ کو فطرت کی طرف سے شاعرانہ طبیعت عطا کی گئی تھی جب یہ کیفیت کروٹ
لیتی تو ان کی شاعرانہ
معمولی کیفیت رونما ہوتی اور ان کے جذبات کو مہمیز ہوتے۔ دریا کی طرح شوریدہ
طبیعت میں ایک موج پیدا ہوتا اور وہ ایک ہیجان برپا کرتے
کی صورت میں موج خیز نظر آتا ہے۔ ان کی شاعری میں صرف عشق
و محبت تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ فلسفہ معرفت اور تصوف سے لبریز
نظر آتی ہے۔

تاکی جو اس پہ ہوشیار رہے چشم ہر ماہ کا
ہر نکتہ ورالامص رشتہ سمجھے گئے غبار راہ کا